امام الہند مولانا ابوالکلام آزادؒ

ظہورِ قدسی

''رات لیلۃ القدر بنی سنوری ہوئی نکلی اور خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَھۡرٍ کی بانسری بجاتی ہوئی ساری دنیا میں پھیل گئی۔ موکلان شب قدر نے مِنۡ کُلِّ اَمۡرٍ سَلَامٌ کی سیجیں بچھا دیں۔ ملائکان ملاءالاعلیٰ نے تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوۡحُ فِیۡھَا کی شہنائیاں شام سے بجانی شروع کر دیں۔ حوریں بِاِذۡنِ رَبِّھِمۡ کے پروانے ہاتھوں میں لے کر فردوس سے چل کھڑی ہوئیں اور ھِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ کی میعادی اجازت نے فرشتگانِ مغرب کو دنیا میں آنے کی رخصت دے دی۔ تارے نکلے اور طلوع ماہتاب سے پہلے عروسِ کائنات کی مانگ میں موتی بھر کر غائب ہو گئے۔ چاند نکلا اور اس نے فضائے عالم کو اپنی نورانی ردائے سیمیں سے ڈھک دیا۔ آسمان کی گھومنے والی قوسیں آپ اپنے مرکز پر ٹھہر گئیں۔ بروج نے سیاروں کے پاؤں میں کیلیں ٹھونک دیں۔ ہوا جنبش سے، افلاک گردش سے، زمین چکر سے اور دریا بہنے سے رک گئے۔ کارخانہ قدرت کسی مقدس مہمان کا خیر مقدم کرنے کے لئے رات کے بعد اور صبح سے پہلے بالکل خاموش ہو گیا۔ انتظام و اہتمام کی تکان نے چاند کی آنکھوں کو جھپکا دیا، نسیم سحری کی آنکھیں جوشِ خواب سے بند ہونے لگیں۔ پھولوں میں نکہت، کلیوں میں خوشبو، کونپلوں میں مہک محوِ خواب ہو گئی۔ درختوں کے مشام خوشبوئے قدس سے ایسے مہکے کہ پتا پتا مخمور ہو کر سربسجود ہو گیا۔ ناقوس نے مندروں میں بتوں کے سامنے سر جھکانے کے بہانے آنکھ جھپکائی۔ برہمن سجدے کے حیلے سر بہ زمین ہو گیا۔ غرضیکہ کائنات کا ذرہ ذرہ اور قطرہ قطرہ ایک منٹ کے لئے غیر متحرک ہو گیا۔ اس کے بعد وہ لمحہ آ گیا، جس کے لئے یہ سب انتظامات تھے۔ فرشتوں کے پرے خوشیوں سے بھرے آسمانوں سے زمین پر اترنے لگے اور دنیا کے جمود میں ایک بیدار انقلاب پوشیدہ طور پر کام کرتا ہوا نظر آنے لگا۔ ملہم غیب نے منادی کی کہ افضل البشر، خاتم الانبیاء، سراپردۂ لاہوت سے عالم ناسوت میں تشریف لانے والے ہیں۔ رات نے کہا: میں نے شام سے یکساں انتظار کیا ہے کہ اس گوہر رسالت کو میرے دامن میں ڈال دیا جائے۔ دن نے کہا: میرا رتبہ رات سے بلند ہے، مجھے کیوں محروم رکھا جائے۔ دونوں کی حسرتیں قابلِ نوازش نظر آئیں۔ کچھ حصہ دن کا لیا، کچھ رات کا۔ نور کے تڑکے نور علیٰ نور کی نورانی آوازوں کے ساتھ دستِ قدرت نے دامن کائنات پر وہ لعل باہار رکھ دیا، جس کے ایک سرسری جلوے سے دنیا بھر سے ظلمت کدے منور اور روشن ہو گئے۔ سرزمین حجاز جلوۂ حقیقت سے لبریز ہو گئی۔ دنیا جو سرور دجمود کی کیفیت میں تھی اک دم متحرک نظر آنے لگی۔ پھولوں نے پہلو کھول دیے، کلیوں نے آنکھیں وا کیں، دریا بہنے لگے، ہوائیں چلنے لگیں، آتش کدوں کی آگ سرد ہو گئی، صنم خانوں

میں خاک اڑنے لگی، لات ومنات، جبل وعزیٰ کی توقیر پامال ہونے لگی، قیصر وکسریٰ کے فلک بوس بروج گر کر پاش پاش وگئے، درختوں نے سجدۂ شکر سے سر اٹھایا، رات کچھ روٹھی ہوئی سی، چاند کچھ شرمایا ہوا سا، تارے نادم و محجوب ہوکر رخصت ہوئے اور آفتاب شان وفخر کے ساتھ مسرت ومباہات کے اجالے لئے ہوئے کرنوں کے ہار ہاتھ میں، قندیل نور تھال میں، ہزاروں ناز وادا کے ساتھ اُفق مشرق سے نمایاں ہوا، حضرت عبداللہ کے گھر میں، آمنہ کی گود میں، عبدالمطلب کے گھرانے میں، ہاشم کے خاندان میں اور مکہ کے ایک مقدس مکان میں خلاصۂ کائنات، فخر موجودات، محبوب خدا، امام الانبیاء، خاتم النبیین، رحمۃ للعلمین یعنی حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ تشریف فرمائے بصد عز وجلال ہوئے۔ سبحان اللہ ربیع الاوّل کی بارہویں تاریخ کتنی مقدس جس نے ایسی سعادت پائی اور پیر کا روز کتنا مبارک تھا جس میں حضور ﷺ نے نزولِ اجلال فرمایا:

فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ

بقیہ از صفحہ ۵

الہدیٰ:

۱) رسول کریم ﷺ کی ذات گرامی کا ادب ہر مسلمان پر واجب ہے۔ آپ کی احادیث کو، فرامین کو اور اقوال کو خوب توجہ، غور اور فکر کے ساتھ سننا چاہئے۔

۲) استاذ ومربی، مرشد وسرپرست کی باتوں کو بھی دھیان سے سننا چاہئے اگر کوئی مشورہ عرض کرنا ہو یا اپنے لئے کوئی رعایت طلب کرنی ہو تو ایسا پیرایہ اختیار کرنا چاہئے جس میں استہزاء کا پہلو نہ ہو۔

۳) ایسے الفاظ کے ذریعے بڑوں کو مخاطب کرنے سے بچنا چاہئے جو ذو معنی ہوں بلکہ ایسے الفاظ کسی کے سامنے بھی نہیں بولنے چاہئیں اس لئے کہ ایسے الفاظ نفاق وعداوت پر دلالت کرتے ہیں۔

۴) معارف القرآن میں حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ اگر اپنے کسی جائز فعل سے دوسروں کو ناجائز کاموں کی گنجائش ملتی ہو تو یہ جائز فعل بھی اس کے لئے جائز نہیں رہتا۔

۵) اس سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ جیسے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مذاق (استہزاء) کرنا حرام ہے اسی طرح مومن بھائی کے ساتھ مذاق کرنا بھی حرام ہے۔